محققین اہلِ علم کی نظر میں

جمع وترتیب

محمد محسن کمبوہ

فاضل و متخصص فی علوم الحدیث

جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

فہرست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمہید

«کشف النقاب عما یقوله الترمذی وفي الباب» حدیثِ نبوی کا ایک عظیم شاہکار اور علم حدیث کی وہ بے مثال خدمت ہے، جس کی ابتدا محدث العصر حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ نے «لب اللباب فیما یقوله الترمذی وفي الباب» کے نام سے بذاتِ خود کی تھی، بعد میں انہوں نے یہ عظیم علمی کام مولانا ڈاکٹر محمد حبیب اللہ مختار شہید رحمہ اللہ کی استعداد اور اہلیت کی بنا پر ان کے حوالہ کر دیا۔

یہ کتاب عرب وعجم میں یکساں مقبول ومتداول ہے اور محققین کے نزدیک تخریج کے میدان میں ایک اہم ماخذ ومرجع کا کام دے رہی ہے، حضرت مولانا بنوری رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: ”علم حدیث پر اب تک اتنا بڑا کام نہیں ہوا ہو گا“۔[۱] اسی کے پیش نظر اس کتاب کے بارے میں محققین اہل علم کی آراء پیش کی جارہی ہیں، جو مولانا بنوری رحمہ اللہ کے مذکورہ مقولہ پر شاہد کی حیثیت رکھتی ہیں۔

---

۱) تعارف جامعۃ العلوم الاسلامیۃ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن، جامعہ کے شعبہ جات، مجلس دعوت و تحقیق اسلامی، (ص:۵۵) ط/ جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی۔

محققین اہلِ علم کی آراء

«کشف النقاب» کے بارے میں نامور محقق، محدث اور فقیہ شیخ عبد الفتاح ابوغدہ رحمہ اللہ کی رائے اور اسی طرز پر کتاب کی تکمیل کی خواہش:

۱) شیخ عبد الفتاح ابوغدہ رحمہ اللہ رقم طراز ہیں:

«وألَّف فيه من المعاصرين بعضُ أحبابنا الفضلاء من علماء باكستان، وهو الشيخ الدكتور محمد حبيب الله مختار، أحدُ نجباء تلاميذ شيخنا العلامة الجليل الشيخ محمد يوسف البنوري -رحمه الله تعالى-، ألَّف فيه كتاباً نفيسًا للغاية، أسماه: «كشف النقاب عما يقوله الترمذي: وفي الباب»، بَسَطَ القول فيه جداً، وأوسع وأجاد، وطُبع منه خمسة مجلدات ضخام، إلى سنة ١٤٠٩، وانتهى الخامس بنهاية «باب ما جاء في كثرة الركوع والسجود» من كتاب الصلاة، فتمام الكتاب على هذا المنوال يزيد على اثني عشر مجلدًا فيما يُقدَّر، أعانه الله على إتمامه».[٢]

---

٢) «تصحيح الكتب وصنع الفهارس المعجمة وكيفية ضبط الكتاب وسبق المسلمين الأفرنج في ذلك للشيخ أحمد شاكر رحمه الله» (ص:٦٣)، رقم الهامش (٢) ط/ مكتب المطبوعات الإسلامية الطبعة الأولى ١٤١٤هـ.

معروف محقق شیخ شعیب أرناؤوط رحمہ اللہ کے مطابق «کشف النقاب» امام ترمذی رحمہ اللہ کے قول «وفي الباب» کی تخریج میں بے نظیر و بے مثال کتاب ہے اور اس کی تکمیل کے بارے میں شیخ رحمہ اللہ کی خواہش:

٢) شیخ شعیب ارناؤوط رحمہ اللہ اپنی تحقیق سے شائع ہونے والی «سنن ترمذی» کے مقدمہ میں «ومن أهمّ كتب تخريج أحاديث الباب المذكورة فيه» کے عنوان کے تحت حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کی «اللُّباب» کا ذکر کرنے کے بعد «کشف النقاب» کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

«كشف النقاب عما يقوله الترمذي: وفي الباب» تأليف الدكتور محمد حبيب الله مختار، مطبوع منه خمس مجلدات، آخرها: باب ما جاء في كثرة الركوع والسجود، طبع في كراتشي باكستان، نشر مجلس الدعوة والتحقيق الإسلامي سنة (١٤٠٧هـ)، وقد ذكر في مقدمته أنه قَسَّم كل باب على ثلاثة فصول:

في الأول: الأحاديث التي أشار إليها الترمذي بقوله: وفي الباب.

وفي الثاني: ذكر فيه الأحاديث التي اطلعَ عليها أثناء البحث ولم يُشِرْ إليها الترمذي.

والثالث: ذكر فيه الآثار الموقوفة التي لها صِلَةٌ بالباب، ولعل الله يُيَسِّر من يُتمُّ هذا الكتابَ العظيمَ الذى لا نظيرَ له فى بابه».[٣]

«کشف النقاب» نامور محقق ڈاکٹر بشار عواد حفظہ اللہ کی نظر میں:

٣)ڈاکٹر بشار عواد حفظہ اللہ رقم طراز ہیں:

«وكان بِوُدِّنا أن نخرّج كل إشارة ذكرها المؤلف في أحاديث الباب، لكن رأينا أن ذلك يطيل التعليقات على الكتاب إطالة تليق بالشروح لا بالتحقيق، على أن بعض العلماء قد عنى بهذه الناحية، فألَّف الحافظ العراقي مصنَّفًا فيه، وتبعه تلميذه الحافظ ابن حجر بتصنيفٍ مَثِيْلٍ له سمـَّاه: «اللباب فيما يقوله الترمذي وفي الباب»، ثم تصدى لذلك صديقنا الشيخ الدكتور محمد حبيب الله المختار، أحد تلامذة شيخ شيوخنا العلامة البنوري، فصنَّف وأوعب، وسمـَّاه: «كشف النقاب عما يقوله الترمذي: وفي الباب»، وقد ظهر من عمله هذا ثلاثة مجلدات، قام بنشرها مجلس الدعوة والتحقيق الإسلامي بباكستان سنة ١٤٠٧هـ، وتنتهي هذه المجلدات بباب «ما جاء أن

---

٣)مقدمة التحقيق لسنن الترمذى للشيخ شعيب الأرناؤوط (١/ ١٠٦ و١٠٧) ط/ دار الرسالة العالمية.

الإمام ضامن والمؤذن مؤتمن»، ولم يكمله فيما أعلم[٤]، فإنه قد انشغل برئاسته لجامعة شيخه البنوري، فيما أخبرني صديقي العلامة الدكتور عبد الرزاق إسكندر خان مدير التعليم في الجامعة المذكورة». [٥]

حضرت مولانا مفتی احمد الرحمن صاحب نور اللہ مرقدہ کے نزدیک اگر کشف النقاب کا کام پورا ہو گیا تو علمی دنیا میں اس کو ایک شاہکار کی حیثیت حاصل ہو گی:

٤) مفتی احمد الرحمن صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"مولانا محمد حبیب اللہ صاحب مختار (جو حضرت رحمہ اللہ کے فرزند نسبتی اور بندہ کے ہم زلف ہیں اور مجلس ادارت مدرسہ کے رکن ہیں) آپ جامع ترمذی کے "فی

---

٤) یاد رہے کہ حضرت مولانا محمد حبیب اللہ مختار شہید رحمہ اللہ نے کتاب الصوم کے «باب ما جاء فی فضل یوم عرفۃ» کے اخیر تک بذات خود تنہا کام کیا تھا، جس کی کُل گیارہ (١١) جلدیں بنتی تھیں اور اُن کا مسودہ جامعہ کے دار التصنیف میں بحمد اللہ محفوظ بھی تھا، اور اب اسی مسودہ سے چھٹی، ساتویں آٹھویں، اور نویں جلدیں بھی طبع ہو کر منظر عام پر آچکی ہیں، دسویں اور گیارہویں جلد بھی ان شاء اللہ عن قریب منظر عام پر ہوں گی، اور اسی کے ساتھ مولانا رحمہ اللہ کا کیا ہوا تمام کام ان شاء اللہ مکمل طبع ہو جائے گا۔

٥) مقدمة التحقيق على سنن الترمذى للشيخ بشار عواد حفظه الله (١/ ٢٢) ط/ دار الغرب الإسلامى الطبعة الأولى ١٩٩٦.

الباب ‘‘ کی تخریج فرمارہے ہیں، یہ کام حضرت رحمہ اللہ نے ’’لُبُّ اللُّباب فیما یقولہ الترمذی وفی الباب ‘‘ کے نام سے خود شروع کیا تھا، برادر موصوف کی استعداد واہلیت کو دیکھ کر حضرت رحمہ اللہ نے یہ کام ان کے حوالہ کیا، یہ کام اگر پورا ہو گیا تو علمی دنیا میں اس کو ایک شاہکار کی حیثیت حاصل ہو گی‘‘۔ (٦)

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمہ اللہ کے مطابق «کشف النقاب» «تخریج ما فی الباب» میں ایک ایسا علمی شاہکار ہے کہ جس کی کوئی نظیر ہمارے سامنے نہیں اور یہ کتاب اپنے موضوع پر دائرۃ المعارف ہے، اور اسی شان سے اسے مکمل ہونا چاہیے:

۵) مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

’’اور (مولانا محمد حبیب اللہ مختار شہید رحمہ اللہ) «کشف النقاب عما یقولہ الترمذي وفي الباب» کے نام سے تخریجِ احادیث کا ایسا عدیم النظیر ذخیرہ جمع کررہے ہیں کہ «ما لا عین رأت ولا أذن سمعت»! یہ کتاب ان شاء اللہ اپنے موضوع پر دائرۃ المعارف ہو گی‘‘۔ (٧)

---

٦) مقالاتِ رحمانی، عنوان مقالہ: جامعۃ العلوم الاسلامیہ تاسیس وارتقاء، (ص:٢٧٨ و٢٧٩)، ط / المکتبۃ البنوریہ، سن طباعت: رمضان ١٤٢١ھ۔

٧) شخصیات وتاثرات، (٢ / ٢٧٢)، تذکرہ مولانا محمد حبیب اللہ مختار شہید رحمہ اللہ. بحوالہ ماہنامہ بینات ذوالقعدہ ١٤٠٧ھ۔

۶) مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمہ اللہ ایک اور مقام پر یوں فرماتے ہیں:

"بلاخوفِ تردید یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ ایک ایسا علمی شاہکار ہے، جس کی کوئی نظیر ہمارے سامنے نہیں، اور جس کے لیے جہابذہ محدثین کا حافظہ وذکاوت درکار ہے، اور اس کی وسعت وہمہ گیری کا اندازہ اس سے ہوگا کہ اٹھارہ سو (۱۸۰۰) صفحات پر مشتمل تین جلدوں میں ترمذی شریف کے صرف ۲۸ صفحوں کی تخریج ہو سکی ہے... اور یہ کتاب اللہ تعالی کے فضل وکرم سے اسی شان سے مکمل ہو جائے"۔ (۸)

امام اہلسنت مولانا سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ کی رائے میں «کشف النقاب» ایک بہت بڑا علمی اور تحقیقی کارنامہ ہے:

۷) مولانا سرفراز خان صفدر صاحب رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"«الإمام الترمذی» اور «كشف النقاب عما يقوله الترمذی وفي الباب» حضرت مولانا حبیب اللہ مختار شہید رحمہ اللہ نے ترمذی شریف کی افادیت اور مزیّت اور «وفي الباب» کی احادیث کو بڑی محنت اور جستجو کے ساتھ کتب حدیث سے تلاش کر کے مرتب کیا ہے، اس دور میں یہ ایک بہت بڑا علمی اور تحقیقی کارنامہ ہے، فجزاہ اللہ تعالی"۔ (۹)

---

۸) شخصیات وتاثرات، (۲/ ۲۸۵) تذکرہ مولانا محمد حبیب اللہ مختار شہید رحمہ اللہ. بحوالہ ماہنامہ بینات ربیع الثانی ۱۴۰۹ھ۔

۹) خزائن السنن (۱/ ۹) ط/ مکتبہ صفدریہ، گوجرانوالہ، طبع نہم، جولائی ۲۰۱۴ء۔

حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب رحمہ اللہ کی نظر میں «کشف النقاب» کا کام مولانا حبیب اللہ مختار صاحب رحمہ اللہ نے بڑی جانفشانی سے کیا اور اس کا حق ادا کر دیا:

٨) حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب رحمہ اللہ رقم طراز ہیں:

"بالآخر حضرت (بنوری) رحمہ اللہ نے حضرت مولانا حبیب اللہ مختار شہید رحمہ اللہ کو مدینہ منورہ سے خصوصی طور پر بلا کر یہ کام (تخریج مافي الباب) اُن کے سپرد کر دیا، انہوں نے بڑی جانفشانی سے اس کام کا بیڑہ اٹھایا اور اس کا حق ادا کر دیا، حضرت مولانا شہید رحمہ اللہ نے اس کی ابتدا میں امام ترمذی رحمہ اللہ اور ان کی کتاب سے متعلق ایک مبسوط مقدمہ بھی تحریر فرمایا ہے، جو کہ قیمتی مباحث پر مشتمل ہے، لیکن شکوۂ تکمیل پھر بھی باقی رہا، اس لیے کہ یہ کتاب «کشف النقاب عما يقوله الترمذي وفي الباب» کے نام سے پانچ جلدوں میں «باب ما جاء في كثرة الركوع والسجود» تک مطبوع ہے، لیکن اس کے بعد کے حصہ کا علم نہیں (١٠)، آیا اس پر کام ہی نہ ہو سکا یا کام تو ہو چکا، لیکن اس کے اسباب طباعت مہیا نہ ہو سکے، یا کوئی اور صورت ہے؟ واللہ اعلم"۔ (١١)

---

١٠) دیکھیے حاشیہ نمبر ۴۔

١١) إتحاف الذكي (١/ ٤٥٦ و ٤٥٧) ط/ مکتبہ فاروقیہ، کراچی، ٢٠١٥ء۔

علم حدیث میں نمایاں تصنیفی وتالیفی کارنامے سر انجام دینے والے علمائے احناف کی فہرست کے تحت مولانا ڈاکٹر حبیب اللہ مختار شہید رحمہ اللہ کا تذکرہ:

۹) مولانا عبد الحفیظ مکی صاحب رحمہ اللہ «مسند الامام الطحاوي» کے پیش لفظ میں رقم فرماتے ہیں:

"فإذا أحببنا أن نذكر منهم (أي من الأحناف) أصحاب التاليفات الحديثية البديعة والتي تعتبر مرجعًا في هذا العلم الشريف ... وأما في العصور المتأخرة وخاصة القرن الرابع عشر، فإننا نرى كأن أئمة الحنفية وعلماءهم أكرمهم الله سبحانه وتعالى وميَّزَهم بشرف خدمة السنة المطهرة والحديث النبوي الشريف، ونذكر أهمهم: ... والمحدث العلامة الدكتور حبيب الله مختار". [۱۲]

کتب حدیث کے مُحقَّق نسخوں کی تخریج میں کشف النقاب سے استفادہ:

۱۰) حضرت مولانا محمد حبیب اللہ مختار شہید رحمہ اللہ کی کتاب «کشف النقاب» کی اہمیت اس قدر ہے کہ ماضی قریب کے بلند پایہ محقق شیخ شعیب ارناؤوط

---

۱۲) بين يدى الكتاب، «مسند الإمام الطحاوي» (۱/ ۱۳ و ۱٤)، ط/ مكتبة الحرمين للنشر والتوزيع دبي -الطبعة الأولى ۲۰۰۵ء- .

رحمہ اللہ کی تحقیق و تخریج کے ساتھ باون (۵۲) جلدوں میں طبع ہونے والے مسند احمد کے محقق نسخہ کی تخریج و تعلیق میں بھی اس کے حوالے دیے گئے ہیں، بلکہ «وفي الباب» کی احادیث کی تخریج میں علامہ شعیب ارناؤوط رحمہ اللہ نے کشف النقاب پر ہی اعتماد کیا ہے اور اسی کے حوالے دیتے ہیں، شیخ موصوف رقم طراز ہیں:

"قال الترمذي عقب حديث علي رقم (٤٤) : وفي الباب عن عثمان وعائشة والرُّبَيِّع وابن عمر، وأبي أمامة، وأبي رافع، وعبد الله بن عمرو، ومعاوية، وأبي هريرة، وجابر، وعبد الله بن زيد، وأُبيٍّ بن كعب. اهـ.

وقد خرَّجها كُلَّها الدكتور محمد حبيب الله مختار في «كشف النقاب عما يقوله الترمذي: وفي الباب» ١/ ٤٩٧-٥١٤".[۱۳]

۱۱) «الإيماء إلى أطراف أحاديث كتاب الموطأ» لأبي العباس أحمد بن طاهر الداني الأندلسي (المتوفى: ٥٣٢هـ) کے محقق شیخ ابو عبد الباری رضا بو شامۃ جزائری نے بھی «وفي الباب» کی روایات کی تخریج کے لیے

۱۳) دیکھیے: مسند احمد (۱۱/ ۲۷۸) حاشیہ نمبر (۱) بر حدیث نمبر ۶۶۸۴، ط/ الرسالۃ الطبعۃ الأولی ۱۴۲۱ھ۔

حضرت مولانا محمد حبیب اللہ مختار شہید رحمہ اللہ کی کشف النقاب کا حوالہ دیا ہے۔(۱۴)

مولانا حبیب اللہ مختار رحمہ اللہ کے مقدمہ «کشف النقاب» سے تحقیقی مقالوں میں استفادہ:

۱۲)ڈاکٹر اکرم ضیاء عمری -استاذ دراسات علیا جامعہ اسلامیہ، مدینہ منورہ- نے اپنی تحقیقی کتاب «تراث الترمذی العلمی» میں کئی مقامات پر« کشف النقاب» کے مقدمہ کے حوالے دیئے ہیں، ملاحظہ فرمایئے:

(۱)«ترمذ» کے اندر پیدا ہونے والی نابغہ روزگار شخصیات کے تذکرے میں کچھ شخصیات کا تذکرہ کرکے وآخرون کہہ کر حاشیہ میں«کشف النقاب»کاحوالہ دے دیا ہے کہ «ترمذ» کی مزید عظیم شخصیات کو جاننے کے لیے«کشف النقاب» کی مراجعت کی جائے۔(۱۵)

---

۱۴)دیکھیے: «الإيمـاء إلى اطراف أحاديث كتاب الموطا» (٤/ ٥٣٠) ط/ مكتبة المعارف للنشر والتوزيع، الرياض المملكة العربية السعودية الطبعة الأولى، ١٤٢٤ هـ - ٢٠٠٣م.

۱۵) «تراث الترمذي العلمي» (ص:٧) ط/ مكتبة الدار بالمدينة المنورة ١٤١٢.

(۲) ایک مقام پر مولانا ڈاکٹر حبیب اللہ مختار شہید رحمہ اللہ، ڈاکٹر نور الدین عتر حفظہ اللہ اور شیخ احمد شاکر رحمہ اللہ تینوں حضرات پر «امام ترمذی رحمہ اللہ کے بغداد میں داخل نہ ہونے» کے موقف پر رد کیا ہے اور ان کے بغداد میں ۲۴۱ ہجری کے بعد داخل ہونے کو بتلایا ہے۔[۱۶]

(۳) ایک اور مقام پر مستقل طور پر امام ترمذی رحمہ اللہ کے اساتذہ و تلامذہ کے تذکرہ میں «کشف النقاب» کے حوالے دیے ہیں، اور شیخ حبیب اللہ مختار شہید رحمہ اللہ کی بنائی ہوئی فہرستِ شیوخِ ترمذی کا تذکرہ کیا ہے۔[۱۷]

(۴) مولانا ڈاکٹر حبیب اللہ مختار شہید رحمہ اللہ کے «مؤلفات ترمذی» میں «كتاب الجرح والتعديل» اور «الرُّباعيات في الحديث» کو ذکر کرنے کے تسامح کی طرف اشارہ کر کے تحقیق کے ساتھ بتلایا ہے کہ در اصل «كتاب الجرح والتعديل» کی نسبت «البداية والنهاية» کے نسخوں میں امام ترمذی رحمہ اللہ کی طرف کی گئی ہے، جو تصحیف ہے، اس لیے کہ اصل درست عبارت ابو یعلی الخليلي، خليل بن عبد الله بن أحمد بن إبراهيم بن الخليل القزويني (المتوفى: ۴۴۶) کی الارشاد (۳/۹۰۵) میں یوں ہے:

---

۱۶) «تراث الترمذي العلمي» (ص:۹) ط/ مكتبة الدار بالمدينة المنورة ۱٤۱۲.

۱۷) «تراث الترمذي العلمي» (ص:۱۲) ط/ مكتبة الدار بالمدينة المنورة ۱٤۱۲.

«له كتاب في السنن، وكلام في الجرح والتعديل».

لیکن «البداية والنهاية» کے نسخوں میں تصحیف ہو کر یہ عبارت «كتاب في الجرح والتعديل» بن گئی، اور «الرُّباعيات في الحديث» کے بارے میں یہ بتلایا کہ یہ امام ترمذی رحمہ اللہ کی تصنیف نہیں، بلکہ حافظ یوسف بن شاہین سبط ابن حجر رحمہ اللہ نے سنن ترمذی ہی سے اسے علیحدہ کیا تھا۔[18]

١٣) ڈاکٹر مجد بن احمد بن سعید مکی نے جامعہ ام القری سے شائع ہونے والے اپنے تحقیقی مقالہ «أقوال الحافظ الذهبي النقدية في علوم الحديث من كتابه سير أعلام النبلاء» میں «كشف النقاب» کے مقدمہ سے امام ترمذی رحمہ اللہ کی تصحیح و تحسین پر علامہ ذہبی رحمہ اللہ کی تنقید پر ڈاکٹر حبیب اللہ مختار شہید رحمہ اللہ کی منصفانہ رائے کو باحوالہ نقل کر کے «كشف النقاب» کی علمی و تحقیقی حیثیت کو اجاگر کیا ہے۔[19]

---

١٨) «تراث الترمذي العلمي» (ص:١٤و١٥) ط/ مكتبة الدار بالمدينة المنورة ١٤١٢.

١٩) «أقوال الحافظ الذهبي النقدية في علوم الحديث من كتابه سير اعلام النبلاء» (ص:٦٧١) ط/ جامعة أُمّ القرى.

«کشف النقاب» پر شیخ عبد الکریم خضیر کا تبصرہ:

۱۴) «مقارنة بين شروحات الكتب الستة» کے مصنف شیخ عبد الکریم خضیر —سابق استاذ حدیث جامعہ امام محمد بن سعود اسلامیہ ریاض، ورکن کمیٹی برائے افتاء سعودی عرب— نے بھی «تحفة الأحوذي» کے تعارف وتبصرہ کے ضمن میں حضرت مولانا محمد حبیب اللہ مختار شہید رحمہ اللہ کی «کشف النقاب» پر مختصر وجامع تبصرہ یوں قلم بند کیا ہے:

"وأيضًا كتابٌ لمعاصرٍ اسمه (كشف النقاب) طبع منه خمسة مجلدات، وهو كتاب جيّدٌ في الجملة".[۲۰]

«کشف النقاب» فنِ تخریج في الباب میں تفصیلی کتاب:

۱۵) ڈاکٹر عبد الغفور عبد الحق بلوچ نے «کشف النقاب» کا تذکرہ سعودی عرب میں منعقد کیے گئے تحریری مقابلہ بعنوان ''مملکت عربیہ سعودیہ کا حدیث وسنت اور سیرت نبویہ سے اعتنا واہتمام'' کی دوسری مجلس بعنوان ''گزرے ہوئے

---

۲۰) دیکھیے: «مقارنة بين شروحات الكتب الستة» (پی ڈی ایف نمبر/ ۷ صفحہ نمبر ۳و۴)۔

نوٹ: یہ کتاب مصنف نے پی ڈی ایف کی صورت میں نیٹ پر دی ہوئی ہے، ہم اسی کا حوالہ پیش کر رہے ہیں، البتہ یہ کتاب مکتبہ شاملہ میں بھی موجود ہے، وہاں بھی رجوع کیا جا سکتا ہے۔

ادوار میں مسلمانوں کا سنت وسیرت نبویہ سے اعتنا واہتمام" کے موضوع نمبر (۸)
«علم التخريج ودَوره في خدمة السنة» میں ان الفاظ سے کیا ہے:

"د.محمد حبيب الله مختار، رئيس مجلس الدعوة والتحقيق الإسلامي، كراتشي (ت١٤١٨ﻫ)، له: «كشف النقاب عما يقوله الترمذي في الباب» فقد خرّج الأحاديث التي يقول الترمذي: «وفي الباب» تخريجًا مفصلًا".[٢١]

«کشف النقاب» کتب احادیث کی تخریج پر مشتمل کتب میں ایک نمایاں اضافہ:

۱۶) ڈاکٹر محمد بن ظافر شہری نے بھی اپنے مقالہ «علم التخريج ودوره في حفظ السنة النبوية» میں "أوّلاً كُتُبٌ في تخريج أحاديث كتب حديثية، ومن أشهرها" کے عنوان کے تحت ڈاکٹر حبیب اللہ مختار شہید رحمہ اللہ کی «كشف النقاب» کا تذکرہ کیا ہے۔[۲۲]

---

۲۱) «علم التخريج ودَوره في خدمة السنة» (ص: ١٥) ط/ مجمع الملك فهد لطباعة المصحف الشريف.

۲۲) «علم التخريج ودوره في حفظ السنة النبوية» (ص: ٨) ط/ مجمع الملك فهد لطباعة المصحف الشريف.

ہندوستان کے نامور محقق عالم وفقیہ مولانا خالد سیف اللہ رحمانی مد ظلہم کی جانب سے «کشف النقاب» کی تکمیل کی خواہش:

۱۷) مولانا خالد سیف اللہ رحمانی حفظہ اللہ لکھتے ہیں:

"اسی انداز کا ایک دوسرا قیمتی کام انہوں نے (یعنی حضرت بنوری رحمہ اللہ نے) اپنے ایک دوسرے شاگرد مولانا عبد اللہ مختار (۲۳) کو سونپا تھا کہ امام ترمذی نے «وفي الباب عن فلان وفلان» کہہ کر جن احادیث کی طرف اشارہ کیا ہے، وہ اس کی تخریج کریں، اس کی اسناد پر بحث کریں اور اس سلسلہ میں اگر کچھ اور احادیث مل جائیں، تو ان کو بھی درج کر دیں، اس کی کچھ جلدیں «کشف النقاب» کے نام سے شائع ہو چکی ہیں، افسوس کہ یہ تشنۂ تکمیل ہے، کاش کوئی صاحب حوصلہ انہیں خطوط پر اس کام کو مکمل کر دیں"۔ (۲۴)

«کشف النقاب» اسلامی ثقافت کے شعبہ علم حدیث میں اہم خدمت:

۱۸) دار العلوم دیوبند کے استاذ مولانا محمد ساجد قاسمی حفظہ اللہ نے اپنے مقالہ «جهود دار العلوم في نشر الثقافة الإسلامية» میں دار العلوم دیوبند اور

---

۲۳) مولانا خالد سیف اللہ رحمانی مد ظلہم سے یہاں اور دوسری جگہ پر بھی مولانا حبیب اللہ مختار شہید رحمہ اللہ کا نام تحریر کرنے میں تسامح ہوا ہے، وہ اسے عبد اللہ مختار لکھ گئے ہیں۔

۲۴) «وہ جو بیچتے تھے دوائے دل» (ص:۲۶۷) ط/ دار النعیم طبع دوم ۲۰۱۵ء۔

اس طرز پر چلنے والے مدارس کی طرف سے اسلامی ثقافت کی نشر و شاعت میں جو کردار ادا کیا گیا ہے، اس میں علم حدیث پر کی گئی خدمات کے ذیل میں مولانا ڈاکٹر حبیب اللہ مختار شہید رحمہ اللہ کی «کشف النقاب» کا تذکرہ کر کے اس کی جلالت شان کو واضح کیا ہے۔(۲۵)

ڈاکٹر عبد الرحیم طحان کی طرف سے ترمذی کے دروس میں «وفي الباب» کی احادیث کی تخریج کے لیے «کشف النقاب» سے مراجعت اور «کشف النقاب» کے لیے توصیفی کلمات:

۱۹) ڈاکٹر عبد الرحیم طحان – ڈاکٹر محمود طحان حفظہ اللہ صاحبِ «تیسیر مصطلح الحدیث» کے چھوٹے بھائی- اپنے صوتی دروسِ ترمذی -جو کہ مشہور ویب سائٹ اسلام ویب پر تحریری صورت میں بھی موجود ہیں- میں فرماتے ہیں:

"أرسل إليَّ بعض الإخوة الكرام قريبًا كتابًا ألّفه بعض المشايخ من بلاد باكستان، وهو: كشف النقاب عمـا يقول فيه الترمذي: وفي الباب، وقد خرج منه خمسة مجلدات، وفي توقعي أنه لم ينقص عن سلفنا مجلّدًا،

---

۲۵) «جهود دار العلوم في نشر الثقافة الإسلامية» بقلم الأستاذ محمد ساجد القاسمي، مجلة الداعی الشهرية الصادرة عن دار العلوم ديوبند، محرم–صفر ١٤٤٠=سبتمبر–نومبر٢٠١٨ .

وهذا مبني على حسب الكيفية التي ينقل فيها، هذا في توقعي، والعلم عند الله جل وعلا، والكتاب فرحت به غاية الفرح، فيعلم الله أنه عند ما وصلني شكرتُ لمن أرسله ولمن أحضره، ودعوت له، وبحثت فيه عن الحديثين اللّذين تقدم الكلام عليهما، ولم أجد تخريجًا لهما، وهما:

حديث أبي أمامة، وحديث عبد الله بن عمر، فبحثت عن الحديث الأول، فقال (الدكتور محمد حبيب الله مختار): "لم أقف عليه"، فقلت: هذه الفرحة قُرِنَتْ بغُصَّةٍ، لكن مع أنه لم يسرني أن يقول: لم أقف عليه، إلا أني قلت: الحمد لله! أنني بذلتُ ما بوسعي، وليتنا وقفنا على كتاب الحافظ ابن حجر «اللباب في بيان قول الترمذي: وفي الباب»، هذا لو وقفنا عليه لوجدنا تخريجًا كافيًا لهذين الحديثين من كلام حذام المحدثين وأمير المؤمنين الحافظ ابن حجر- عليه وعلى أئمتنا رحمة ربّنا-، ومع ذلك فالأخ الكريم (الدكتور محمد حبيب الله مختار) هنا يقول في مقدمته:" إنه بحث عنه في مكاتب العالم كلِّها، فلم يعثر عليه لا مخطوطًا ولا مطبوعًا".

والحديث الثاني: وهو حديث عبد الله بن عمر في الباب الذي نتدارسه -رضي الله عنهم أجمعين- في«كراهية ما يستنجى به»: «لا

تستنجوا بالروث ولا بالعظم؛ فإنه زاد إخوانكم من الجن». قال صاحب الكتاب:"أيضًا لم أقف عليه". فقلت: سبحانك ربي! ما فزت ولا بواحدة... وهذا الأخ اسمه محمد حبيب الله المختار، وهو رئيس مجلس الدعوة والتحقيق الإسلامي في كراتشي، ونائب رئيس جامعة العلوم الإسلامية في كراتشي في باكستان -نسأل الله أن يحفظها وسائر بلاد الإسلام- والرجل له جهدٌ يُشْكَر عليه، وأنا أقول هذا -يعلم الله- لا تعريضًا به ولا تنقيصًا لقدره، فالكتاب فيه خير وجهد أسأل الله أن يتقبل منه.[۲٦]

«کشف النقاب» جلد (۱۱) کی اشاعت اور کشف پر چند توجہ طلب تبصرے:

بحمدہ تعالی کشف النقاب جلد گیارہ کی اشاعت کے ساتھ مولانا حبیب اللہ مختار شہید رحمہ اللہ کا ترمذی شریف کے وفي الباب کی تخریج کا ذاتی کام اپنے اختتام کو پہنچا، گیارہ جلدوں پر محیط شخص واحد کی تن تنہا محنت جہاں اُن

---

۲٦) «اسلام ویب» ویب سائٹ لنک:

https://audio.islamweb.net/audio/index.php

page=FullContent&full=۱&audioid=۳٤۲۹۹۹

کے مُوَفّق من اللہ ہونے کی بیّن دلیل ہے، وہیں ایک گونہ حیرانگی کا سبب بھی ہے کہ جس کام کا کرنا سہولیات کے دور میں آسان نہیں وہ حضرت رحمہ اللہ نے بغیر سہولیات کے کیسے تنِ تنہا سرانجام دیا!! اور حیرانگی کیوں نہ ہو کہ اس کام کی فقط ابتدائی پانچ جلدوں کے تن تنہا تصنیف کرنے کو بھی اہل علم نے ایک بڑا عمل گردانا ہے، جیسے کہ ذیل میں دیئے گئے تبصرہ میں دیکھا جاسکتا ہے:

مولانا محمد عبید اللہ اسعدی قاسمی صاحب (رکن مجلس تعلیمی جامعہ عربیہ ہتوڑا باندہ یوپی ہندوستا)ن کا «کشف النقاب» پر مختصر تبصرہ:

۲۰) مولانا محمد عبید اللہ اسعدی قاسمی صاحب وہ لکھتے ہیں:

"وللشیخ الدکتور حبیب الله مختار کتاب «کشف النقاب عمّا یقوله الترمذي وفي الباب» لتخریج ما أشار إلیه الإمام الترمذي من الروایات بقوله: "وفي الباب عن فلان وفلان"، طبع منه عدة مجلدات ضخمة، وهذا عمل عظیم قام به وحده رحمه الله".[۲۷]

---

۲۷) دار العلوم دیوبند مدرسة فکریة توجیهیة حرکة اصلاحیة دعویة لمحمد عبید الله الأسعدي القاسمي (۱/ ۱۸۸)، ط/ أکادیمیة شیخ الهند دار العلوم دیوبند (الهند)، الطبعة الأولی: شهر ذي الحج عام ۱٤۲۰هـ = مارس عام ۲۰۰۰م.

مذکورہ تبصرہ میں "قام به وحده رحمه الله" کے جملہ سے اس امر کا بخوبی اندازہ کیا جاسکتا ہے، لیکن یہ فقط چند جلدوں کے بارے میں مبصر کا قول ہے، اور اگر انہیں یہ حقیقت پہنچے کہ در حقیقت حضرت رحمہ اللہ نے گیارہ جلدوں تک کا یہ کام اکیلے ہی مکمل فرمایا ہے، تو تعجب وحیرانگی کا کیا مقام ہو گا؟۔

کشف النقاب اپنی ذات میں جن خوبیوں کو سموئے ہوئے ہے، ان میں سرِ فہرست ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اس کا طرز ہمارے اسلاف کی چاہت کے مطابق ہے، جیسا کہ دار العلوم کراچی کے مفتی محمود اشرف عثمانی صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا، حضرت رحمہ اللہ کا تبصرہ مع تمہید ملاحظہ فرمائیں:

مفتی محمود اشرف عثمانی صاحب رحمہ اللہ کا کشف النقاب کے بارے تاثر:

۲۱) جامعہ کی طرف سے کشف النقاب کی نئ جلدیں اہل علم کی خدمت میں پیش کرنے کے لیے بروز ہفتہ بمطابق ۲۹/ذی الحجہ /۱۴۴۰ھ بوقت صبح دار العلوم کراچی حاضری ہوئی، مختلف حضرات کو کشف النقاب کی نئ جلدیں پیش کی گئیں، انہی حضرات میں ایک شخصیت حضرت مفتی محمود اشرف عثمانی صاحب رحمہ اللہ کی بھی تھی انہیں جب کشف النقاب پیش کی گئ تو حضرت رحمہ اللہ نے خوب حوصلہ افزائی فرمائی اور کشف النقاب کے بارے تعریفی کلمات بھی ارشاد فرمائے

جسے ہم نے اپنی ذاتی ڈائری میں نوٹ کر لیا تھا، ہمارے نوٹ کردہ تعریفی کلمات یہ ہیں:

فرمایا کہ ”اس موضوع پر کام تو ہوئے ہیں، البتہ یہ کشف النقاب کا کام ہمارے اسلاف کی چاہت کے مطابق ہوا ہے“۔

کشف النقاب نے جہاں اپنے حلقہ احباب سے توصیف و ثنا پائی ہے، وہیں اپنے اکابر کے مخالفین کو بھی اپنی خوبیوں کی بنیاد پر تعریف کرنے پر مجبور کر دیا ہے، جسے «والفضل ما شهدت به الأعداء» سے تعبیر کیا جائے تو بے جانہ ہو، ہمارے اکابر میں حضرت کشمیری رحمہ اللہ ہوں یا حضرت بنوری رحمہ اللہ، شیخ الحدیث مولانا زکریا رحمہ اللہ ہوں یا مولانا عبد الرشید نعمانی رحمہ اللہ، یا استاذ مکرم مولانا عبد الحلیم چشتی صاحب رحمہ اللہ، کون ہے جو مشہور متعصب و متشدد شیخ محمود سعید ممدوح کے قلم کی تیزی سے محفوظ رہا ہو؟ موصوف کی ہمارے اکابر پر کی گئی زبان درازی ان کی کتاب «تشنيف الأسماع بشيوخ الإجازة والسماع» اور «الاتجاهات الحديثية» میں دیکھی جا سکتی ہے، ہمارے اکابر میں سے ہر ایک پر بے جا نقد کو اپنا وظیفہ بنانے والے موصوف جب کشف النقاب پر

گفتگو کرتے ہیں، تو سوائے تعریف کے ان کے ہاں مزید کچھ نہیں ملتا، موصوف کے کلمات ملاحظہ فرمائیے:

مشہور متعصب ومتشدد شیخ محمود سعید ممدوح کا "کشف النقاب" پر تبصرہ:

۲۲) شیخ محمود سعید ممدوح صاحب لکھتے ہیں:

"وقد اعتنى بتخريج ما في الباب شراح الكتاب على همم وأغراض متفاوتة، وأفرده الحافظان العراقي وابن حجر، ثم عصريُّنا العلامة السيد محمد يوسف البنوري، والثلاثة لم تر النور، ثم وقفتُ على «كشف النقاب عما يقوله الترمذي وفي الباب» لفضيلة الأستاذ الشيخ محمد حبيب الله مختار (ت ١٤١٨هـ) طيب الله ثراه، ألمَّ فيه بأحاديث الباب في فصل، ثم زاد فصلين: الأولى في المرفوعات التي لم ترد في الباب، والثاني في الآثار الواردة في الباب، **فرجع إلى السيرة الأولى المهيع الأسنى درب سفيان ومالك وتلاميذه، وهو كتاب حافل، ولكن لم يتم، والمطبوع**

منه خمسة مجلدات آخرها باب ما جاء في كثرة الركوع والسجود. وكم حسرات في بطون المقابر.

والجمع والاستقصاء الممتّع في «كشف النقاب» كافيان لإثبات أصول أحاديث الأحكام الواردة في السنن، وليس الخبر كالمعاينة". [۲۸]

ملاحظہ کیا جا سکتا ہے کہ موصوف مذکور کیسے کشف النقاب کی فصول کی ترتیب بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ اس ترتیب کے باعث شیخ حبیب اللہ مختار شہید رحمہ اللہ نے متقدمین محدثین مثلِ سفیان رحمہ اللہ اور مالک رحمہ اللہ اور ان کے تلامذہ کے اسلوب کو زندہ کر دیا ہے، اور سُنَن میں اُمہات احادیث احکام کے ثبوت کے لیے کشف النقاب کا جمع واحاطہ کافی وشافی ہے۔

---

۲۸) التعريف بأوهام من قسّم السنن إلى صحيح وضعيف لمحمود سعيد ممدوح (۱/ ٦٦ و٦٧)، ط/ دار البحوث للدراسات الإسلاميّة وإحياء التراث، الطبعة الثانية ١٤٢٣هـ ٢٠٠٢م.

موصوف کے مذکورہ تبصرہ کو پڑھ لینے کے بعد یہ امر بھی واضح ہو گیا ہے کہ مفتی محمود اشرف صاحب رحمہ اللہ نے جو اس کام کو اپنے **اسلاف کی چاہت کے مطابق** قرار دیا ہے، اس میں اپنوں سے مراد فقط علماء دیوبند ہی مراد لینا کافی نہیں، بلکہ اس دائرے میں تو امام سفیان اور امام مالک رحمہما اللہ وغیرہ بھی شامل ہیں، جیسا کہ شیخ محمود سعید ممدوح نے صراحت سے لکھا ہے۔

کشف النقاب پر ڈاکٹر عَدَاب محمود الحُمَش کا تبصرہ اور خلافِ واقع امور کی نشاندہی:

۲۳) ڈاکٹر عَدَاب محمود الحمش اپنی کتاب "الإمام الترمذي ومنهجه في كتابه الجامع"- جو کہ در حقیقت ان کا جامعہ بغداد سے سن ۱۹۹۸ء میں ڈاکٹریٹ کا مقالہ ہے، اور جس پر انہیں درجہ امتیاز بھی دیا گیا ہے- میں لکھتے ہیں:

"ذكر في المقدمة المجلد الأول منه أنه استفاد من عمل الشيخ المباكفوري وعمل الثّوري، لكن عمله توثيقي تفصيلي نَقْدي، لا يقتصر على مجرّد العزو كما يفعل الشيخان المذكوران «حديث عمر رضي الله عنه أخرجه أحمد وأبو داود وحديث زيد رضي الله عنه أخرجه الطبراني في الصغير ...» ونحو ذلك، وإنما يقومُ بتخريج الحديث تخريجًا عمليًا استثقرائيًا، ثم يحكم على

الحديث الذي لم يخرجه الشيخان أو أحدهما، وهو تخريج مطوّل ،لا حاجة إلى أكثره والله أعلم.

وقد صدر من الكتاب حتى عام ١٤١١ھ ثلاثة مجلدات عن مجلس الدعوة الإسلامية بكراتشي، وأتوقّع أن يزيد على عشرة مجلدات، إن أتمّ الشيخ عمله.[29]

مذکورہ بالا عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ موصوف کے مطابق شیخ حبیب اللہ مختار شہید رحمۃ اللہ علیہ نے کشف النقاب کے مقدمہ (جو کہ جلد اول میں ہے) ذکر کیا ہے کہ انہوں نے صاحبِ «تحفة الأحوذي» مبارکپوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور صاحبِ «رشّ السحاب لإكمال ما يقول فيه الترمذي «وفي الباب» شیخ ابو الفضل فیض الرحمن ثوری پاکستانی صاحب کے کام سے اپنے کشف کے کام میں استفادہ کیا ہے، لیکن شیخ حبیب اللہ مختار شہید رحمۃ اللہ علیہ کا کام جہاں مضبوط، تفصیلی اور تنقیدی ہے، وہیں ان کے ہاں صاحبِ «تحفة الأحوذي» اور صاحبِ «رشّ

---

۲۹) الإمام الترمذي ومنهجه في كتابه الجامع، شروح جامع الترمذي، برقم (٢٥) (ص: ٤٦ و٤٧) ط/ دار الفتح للدراسات والنشر، الطبعة الأولى ١٤٢٣ھ-٢٠٠٣م.

السحاب لإكمال ما يقول فيه الترمذي «وفي الباب» کی سی فقط مخرج کا حوالہ دینے کی ترتیب نہیں ہے، بلکہ ان کی تخریج ایک علمی، استقرائی، اور لمبی تخریج ہے، اور پھر ان کے ہاں ان احادیث کی نشاندہی بھی کی گئی ہے کہ جن کی تخریج صاحبِ «تحفة الأحوذي» اور صاحبِ «رشّ السحاب لإكمال ما يقول فيه الترمذي «وفي الباب» نے یا ان میں سے کسی ایک نے نہیں کی۔

اور اس کتاب کی تین جلدیں سن ۱۴۱۱ھ تک مجلس دعوت و تحقیق کراچی سے چھپ چکی تھیں، اور میں توقع کرتا ہوں کہ اگر شیخ نے اپنا کام مکمل کیا تو یہ دس جلدوں سے زیادہ کا کام ہو گا۔

اب ہم موصوف ڈاکٹر صاحب کی مذکورہ عبارت کی غلط فہمیوں کی طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں، ملاحظہ فرمایئے:

موصوف کے مطابق شیخ حبیب اللہ مختار شہید رحمۃ اللہ علیہ نے کشف النقاب کے مقدمہ (جو کہ جلد اول میں ہے) ذکر کیا ہے کہ انہوں نے صاحبِ «تحفة الأحوذي» مبارکپوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور صاحبِ «رشّ السحاب لإكمال ما يقول فيه الترمذي «وفي الباب» شیخ ابو الفضل فیض الرحمن ثوری پاکستانی

صاحب کے کام سے اپنے کشف کے کام میں استفادہ کیا ہے، جبکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ بات سراسر خلافِ واقع ہے، اور غلط فہمی پر مبنی ہے۔

شیخ حبیب اللہ مختار شہید رحمۃ اللہ علیہ نے کشف النقاب کے کام میں مبارکپوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے کام سے استفادہ کا ذکر کیا ہو یہ تو ہمیں اس مقدمہ میں کہیں نہیں مل سکا، البتہ اتنا ضرور ہے کہ شیخ حبیب اللہ مختار شہید رحمۃ اللہ علیہ نے اسی مقدمہ میں مبارکپوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے کام پر کچھ کلام فرمایا ہے، حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ اپنے کام سے قبل ہونے والے کاموں کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

وقد قام بتخريج أحاديث "جامع الترمذي" التي أشار إليها بقوله: وفي الباب .... ابن سيد الناس ... وزين الدين العراقي ... وابن حجر ... والشيخ سراج أحمد سرهندي ... وكذا قام المباركفوري بالتخريج في "تحفة الأحوذي" ... أما شرح سراج أحمد فمطبوع كما ذكرته آنفًا وكذا "تحفة الأحوذي" ولكنهما أخرجا الحديث من الأمهات الست وأحيانًا من كتب أخرى عديدة، فلم يستوفيا البحث حقه وما استوعباه، وأما نحن -بحمد الله وتوفيقه- فقد راجعنا في تخريجنا لكل حديث حديث الكتب

المطبوعة في الحديث، ولم نقتصر كغيرنا على "تلخيص الحبير" للحافظ و"نيل الأوطار" للشوكاني.[۳۰]

مذکورہ بالاعبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ نے تحفۃ الاحوذی کا ذکر تخریج فی الباب کے گزشتہ ہونے والوں کاموں کے ضمن میں فرمایا ہے، اور اس کی صراحت بھی فرمائی ہے کہ انہوں نے نہ ہی استیعاب سے کام لیا ہے، اور نہ ہی تلاش و تحقیق کا پورا حق ادا کیا ہے، اب اگر اس تذکرہ کو حضرت حبیب اللہ مختار شہید رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے استفادہ کرنے کی صراحت سے تعبیر کیا جائے تو یہ کیسے درست ہو سکتا ہے؟

رہ گئی بات صاحبِ «رشّ السحاب لإكمال ما يقول فيه الترمذي «وفي الباب» شیخ ابو الفضل فیض الرحمن ثوری پاکستانی صاحب کے کام سے اپنے کشف کے کام میں استفادہ کرنے کی بات تو یہ بھی درست بات نہیں ہے، شیخ حبیب اللہ مختار شہید رحمۃ اللہ علیہ نے تو اس کتاب کا تذکرہ تک اپنی کتاب یا مقدمہ

---

۳۰) كشف النقاب عما يقوله الترمذي وفي الباب، المقدمة، (۱/۱۸و۱۹) ط/مجلس الدعوة والتحقيق الإسلامي ۱٤۰۷هـ-۱۹۸۷م.

میں نہیں کیا، نہ جانے کیوں ڈاکٹر عَدَاب محمود الحمش صاحب کو یہ غلط معلومات اپنی کتاب کا حصہ بنانا پڑیں؟ اور کیوں انہیں بلا تحقیق ان سب غیر واقع باتوں کو حقائق بنا کر لکھنا پڑا؟ اس سے جہاں خلاف تحقیق باتوں کی تصحیح ہوتی ہے وہیں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ موصوف کی کتب میں کس قدر تحقیق سے کام لیا گیا ہے، کتاب دیکھے بغیر ہی ایسے حقائق قلمبند کر دیے گئے جن کا حقائق سے دور دور کا تعلق بھی نہیں ہے۔

موصوف ڈاکٹر صاحب نے اسی پر بس نہیں کی، بلکہ انہی غلط معلومات پر قائم کردہ عمارت پر مزید نقش و نگار سے کام لیتے ہوئے یہاں تک لکھ گئے ہیں کہ شیخ حبیب اللہ مختار شہید رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب میں ان احادیث کی نشاندہی بھی کرتے ہیں کہ جن کی تخریج صاحبِ «تحفة الأحوذي» اور صاحبِ «رشّ السحاب لإكمال ما يقول فيه الترمذي «وفي الباب» نے یا ان میں سے کسی ایک نے نہیں کی۔

جب شیخ حبیب اللہ مختار شہید رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں ان حضرات کی کتب سے استفادہ کا ذکر ہی نہ کیا ہو تو ان حضرات سے رہ جانی والی روایات کی نشاندہی وہ کیونکر فرمائیں گے۔

اللہ رب العزت بلا تحقیق لکھنے اور بولنے سے محفوظ فرمائے۔ آمین

اختتامیہ

خلاصہ یہ کہ جس کتاب کو محققین اہل علم نے انتہائی نفیس، عمدہ کتاب، بے نظیر و بے مثال کتاب، علمی شاہکار اور دائرۃ المعارف، مجموعی اعتبار سے بڑا علمی و تحقیقی کارنامہ گردانا ہو، فرد واحد کے کام ہونے کے باعث جسے عظیم جانا گیا ہو، جسے ہمارے اسلاف کی چاہت کے مطابق ہونے والے کاموں میں شمار کیا گیا ہو، جس کی نسبت یوں کہا گیا ہو کہ متقدمین محدثین مثلِ سفیان رحمہ اللہ اور مالک رحمہ اللہ اور ان کے تلامذہ کے اسلوب کو زندہ کر دینے والی کتاب، مزید یہ کہ اہل علم کی جانب سے جابجا اس سے استفادہ بھی کیا گیا ہو، اور اس کی اس طرز پر تکمیل کی خواہش بھی کی گئی ہو، تو اس کتاب کی اہمیت اور افادیت کی خاطر یہی بات کافی ہے، اللہ اہل علم محققین کی چاہت و خواہش کے مطابق اس کی تکمیل کی توفیق عطا فرمائیں۔

آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم